السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عام بنکوں کے ملازمین اور بالخصوص عربی بنکوں کے ملازمین جو تنخواہ پاتے ہیں وہ حلال ہے یا حرام۔ جبکہ میں نے سنا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ یہ بنک بعض معاملات میں سودی لین دین کرتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے مستفید فرمائیں گے کیونکہ میں خود بھی کسی بنک میں کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟ (فوزی۔ح۔ا۔یشہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو بنک سودی لین دین کرتے ہیں ان میں کام کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں بنک والوں کے لیے گناہ اور سرکشی پر اعانت ہے، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ) (المائدۃ: ۲)

''اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، ایسی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: ''هم سواء'' (یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں) اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 144

محدث فتویٰ